المستدرك

على الصحيحين

(6)

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبیر برادرز
اردو بازار ٭ لاہور

المستدرك

على الصحيحين

جلد 6

تصنیف

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھو القادر

نام کتاب ــــــــــ المستدرک (جلد ششم)

تصنیف ــــــــــ للامام الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیسابوری

مترجم ــــــــــ الشیخ الحافظ ابی الفضل محمد شفیق الرحمٰن القادری الرضوی

پروف ریڈنگ ــــــــــ مزمل ریاض انصاری

کمپوزنگ ــــــــــ ورڈز میکر

باہتمام ــــــــــ ملک شبیر حسین

سن اشاعت ــــــــــ دسمبر 2013ء

سرورق ــــــــــ باھو گرافکس

طباعت ــــــــــ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ــــــــــ روپے

شبیر برادرز
۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کردی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

✧✧ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہمارے غریب خانے پر تشریف لائے، میں اپنی والدہ اور والد کی خدمت میں ہی مصروف رہتا تھا، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کھانا تناول فرمایا، پھر ہمارے لئے دعا فرمائی، اس دعا کے الفاظ مجھے یاد نہیں ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سر پر پھیرا اور فرمایا: یہ بچہ سو سال کی عمر پائے گا، چنانچہ ان کی عمر سو سال ہوئی۔

8525 – وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَلْهَانِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهُ: يَعِيشُ هٰذَا الْغُلَامُ قَرْنًا ، قَالَ: فَعَاشَ مِائَةَ سَنَةٍ وَكَانَ فِي وَجْهِهِ ثُؤْلُولٌ، فَقَالَ: لَا يَمُوتُ هٰذَا حَتَّى يَذْهَبَ الثُّؤْلُولُ مِنْ وَجْهِهِ فَلَمْ يَمُتْ حَتَّى ذَهَبَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8525 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا: یہ بچہ سو سال جئے گا۔ چنانچہ ان کی عمر سو سال ہی ہوئی، ان کے چہرے پر ایک پھنسی تھی، آپ نے فرمایا: یہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اس کے چہرے سے یہ پھنسی ختم نہ ہو جائے چنانچہ جب تک وہ پھنسی آپ کے چہرے سے ختم نہیں ہوئی تب تک آپ زندہ رہے۔

8526 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ جَابِرٍ الْخَيْوَانِيِّ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَدِمَ عَلَيْهِ قَهْرَمَانٌ مِنَ الشَّامِ، وَقَدْ بَقِيَتْ لَيْلَتَانِ مِنْ رَمَضَانَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: هَلْ تَرَكْتَ عِنْدَ اَهْلِي مَا يَكْفِيهِمْ؟ قَالَ: قَدْ تَرَكْتُ عِنْدَهُمْ نَفَقَةً، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَمَا رَجَعْتَ فَتَرَكْتَ لَهُمْ مَا يَكْفِيهِمْ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: كَفَى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَعُولُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8526 – علی شرط البخاری ومسلم

قَالَ: ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا، فَقَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ اِذَا غَرَبَتْ سَلَّمَتْ وَسَجَدَتْ وَاسْتَاْذَنَتْ قَالَ: فَيُؤْذَنُ لَهَا حَتَّى اِذَا كَانَ يَوْمًا غَرَبَتْ فَسَلَّمَتْ وَسَجَدَتْ وَاسْتَاْذَنَتْ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا ، فَتَقُوْلُ: يَا رَبِّ اِنَّ الْمَشْرِقَ بَعِيدٌ وَاِنِّي اِنْ لَا يُؤْذَنَ لِي لَا اَبْلُغُ قَالَ: فَتُحْبَسُ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُقَالُ لَهَا اطْلُعِي مِنْ حَيْثُ غَرَبْتِ قَالَ: فَمِنْ يَوْمِئِذٍ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ قَالَ: وَذَكَرَ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ ، قَالَ: " وَمَا يَمُوتُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ حَتَّى يُولَدَ لَهُ مِنْ صُلْبِهِ اَلْفٌ، وَاِنَّ مِنْ وَرَائِهِمْ لَثَلَاثُ اُمَمٍ مَا يَعْلَمُ عِدَّتَهُمْ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْسَكُ، وَتَاوِيلُ، وَتَارِيسُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ حضرت جابر خیوانی فرماتے ہیں: میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ان کے پاس شام سے قہرمان (آمد و خرچ

کا منتظم) آیا، رمضان شریف کا مہینہ شروع ہونے میں دوراتیں باقی تھیں، حضرت عبداللہ نے اس سے کہا: کیا تو نے اپنے گھر والوں کی ضرورت کے لئے کچھ چھوڑا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، میں ان کے لئے نفقہ چھوڑ کر آیا ہوں، حضرت عبداللہ نے فرمایا: میں تجھے اس بات کی تاکید کرتا ہوں کہ جب تو ان کے پاس لوٹ کر جائے تو ان کو اتنا کچھ دے کر آنا، جو ان کی ضروریات کے لئے کافی ہو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انسان کے گنہ گار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ان لوگوں کا خرچہ پورا نہ کرے جو اس کی کفالت میں ہیں۔

پھر وہ مزید حدیثیں ہمیں سنانے لگ گیا، اس نے کہا: سورج جب غروب ہوتا ہے تو سلام کرتا ہے اور سجدہ کرتا ہے اور (غروب ہونے کی) اجازت مانگتا ہے۔ پھر اس کو اجازت دے دی جاتی ہے، ایک دن ایسا آئے گا کہ وہ سلام کرے گا، پھر سجدہ کرے گا، پھر اجازت مانگے گا، لیکن اس کو اجازت نہیں دی جائے گی، وہ کہے گا: اے میرے رب! مشرق بہت دور ہے، اگر مجھے اجازت نہ دی گئی تو میں واپس مشرق میں نہیں پہنچ سکتا، راوی کہتے ہیں: اس کو وہیں پر روک لیا جائے گا، پھر اس کو کہا جائے گا: جہاں پر تو غروب ہوتا تھا، آج وہیں سے طلوع ہو، جو لوگ اس دن تک ایمان نہیں لائے ہوں گے، وہ اگر اس دن یا اس کے بعد ایمان لائیں گے تو ان کا ایمان لانا ان کو کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ پھر آپ نے یاجوج اور ماجوج کا ذکر کیا، فرمایا: یاجوج وماجوج کا کوئی بھی فرد اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اس کی نسل میں ۱۰۰۰ کا عدد پورا نہیں ہو جائے گا، ان کے بعد تین امتیں آئیں گی، ان کی تعداد اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ان کے نام منسک، تاویل اور تاریس ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8527 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ لِلْفِتْنَةِ تَعَبَاتٌ وَّوَقَفَاتٌ، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَمُوتَ فِي وَقَفَاتِهَا فَافْعَلْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: سُئِلَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا وَقَفَاتُهَا؟ قَالَ: اِذَا غُمِدَ السَّيْفُ، قَالَ: مَا تَعَبَاتُهَا؟ قَالَ: اِذَا سُلَّ السَّيْفُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8527 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فتنے میں وقفے آئیں گے، اور تو ان وقفوں میں مر سکے تو مر جانا۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں: ہمیں سفیان نے حارث بن حصیرہ کے واسطے سے زید بن وہب سے روایت کر کے بتایا ہے کہ حضرت حذیفہ سے ان وقفوں کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: جب تلواریں ڈھانپ لی جائیں، انہوں نے پوچھا: اس کے تعبات کیا ہوں گے؟ فرمایا: جب تلواریں سونت لی جائیں گی۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

بھلائی ہوگی وہ ان میں نہیں اترے گا، جب اللہ تعالیٰ ارادہ فرمائے گا کہ ان میں سے کوئی بھی باہر نہ نکلے تو ان کے چہرے اوران کے رنگ بدل دے گا، حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: پھر وہ ایک آدمی کے پاس آئے گا، اور مسلسل اس کو دیکھے جائے گا، لیکن وہ اس کو نہیں پہچانے گا، بلکہ اس کو کوئی بھی نہیں پہچانے گا، وہ اس آدمی کو اس کا نام مع ولدیت پکارے گا، لیکن وہ آگے سے کہے گا: میں تجھے نہیں پہچانتا، اس وقت وہ پکار پکار کر کہے گا:

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ (المومنون:107)

''اے رب ہمارے ہم کو دوزخ سے نکال دے پھر اگر ہم ویسے ہی کریں تو ہم ظالم ہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

لیکن اللہ تعالیٰ ان کو جواب دے گا

قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَ لَا تُكَلِّمُوْنِ (المومنون:108)

''رب فرمائے گا دُتکارے پڑے رہو اس میں اور مجھ سے بات نہ کرو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

جب اللہ تعالیٰ ان سے یہ فرمائے گا تو ان پر دوزخ مقفل کردی جائے گی، پھر وہاں سے کوئی شخص باہر نہیں آسکے گا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8520 - حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْعَبْدِيُّ، وَاَبُوْ مُسْلِمٍ الْمُسَيَّبُ بْنُ زُهَيْرٍ الضَّبِّيُّ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيْفٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ دَجَاجَةَ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَجَاءَهُ عُقْبَةُ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا فَرُّوْخُ اَنْتَ الْقَائِلُ اَوْ مَا اَنَّكَ الْمُفْتِي تُفْتِي النَّاسَ . قَالَ: اَمَا اِنِّي لَاُخْبِرُهُمُ الْاٰخِرَ وَالْاٰخِرُ شَرٌّ، قَالَ: فَحَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ فِي الْمِائَةِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا تَكُوْنُ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْاَرْضِ عَيْنٌ تَطْرِفُ فَقَالَ: اِنَّكَ قَدْ اَخْطَاْتَ وَاَخْطَاْتَ فِي اَوَّلِ فَتْوَاكَ اِنَّمَا ذٰلِكَ لِمَنْ هُوَ يَوْمَئِذٍ حَيٌّ، وَهَلِ الرَّخَاءُ وَالْفَرَجُ اِلَّا بَعْدَ الْمِائَةِ؟

(التعليق - من تلخيص الذهبي)8520 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ نعیم بن دجاجہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ان کے پاس عقبہ بن مسعود آیا، حضرت علی نے اس سے کہا: اے فروخ! تم کس چیز کے قائل ہو، کیا تم مفتی ہو جو لوگوں کو فتوے دیتے پھر رہے ہو؟ آپ نے فرمایا: میں ان کو سب سے آخری شر کے بارے میں نہ بتاؤں؟ انہوں نے کہا: تو آپ ہمیں وہ بات سنائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، ۱۰۰ کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوگا کہ سو سال گزر جائیں اور زمین پر کوئی شخص زندہ ہو، (یعنی سو سال بعد سب لوگ مرجائیں گے) انہوں نے فرمایا: تجھ سے غلطی ہوئی ہے اور تو نے پہلے فتویٰ میں ہی غلطی کر ڈالی ہے، یہ اس کے لئے ہے جو اس

وقت (جب حضور ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا) زندہ تھا، اور کشادگی اور آسانی سو سال کے بعد ہوگی۔

8521 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ شُرَيْحٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ اَبِيْ شَمِرٍ الشَّيْبَانِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ وَهْبٍ الْخَوْلَانِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا تَاْتِي الْمِائَةُ وَعَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ بَاقٍ قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهَا ابْنَ حُجَيْرَةَ، قَالَ: فَدَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُجَيْرَةَ عَلٰى عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَرْوَانَ فَحَمَلَ سُفْيَانَ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ، فَسَاَلَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، فَحَدَّثَهُ فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: فَلَعَلَّهُ يَعْنِيْ لَا يَبْقَى اَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ اِلٰى رَاْسِ الْمِائَةِ، فَقَالَ سُفْيَانُ: هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَالدَّلِيْلُ الْوَاضِحُ عَلٰى صِحَّةِ قَوْلِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاَبِيْ مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ، وَقَوْلِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَرْوَانَ لِسُفْيَانَ بْنِ وَهْبٍ الْخَوْلَانِيِّ

✧✧ حضرت سفیان بن وہب خولانی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج سے سو سال بعد لوگوں میں سے کوئی بھی زندہ نہیں ہوگا۔

آپ فرماتے ہیں: میں نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن حجیرہ کو سنائی، وہ عبدالعزیز بن مروان کے پاس گئے، انہوں نے سفیان کو اٹھالیا، وہ اس وقت بہت بوڑھے ہو چکے تھے، عبدالعزیز نے ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے ان کو یہ حدیث سنا دی، عبدالعزیز نے کہا: شاید کہ اس کا مطلب یہ ہو کہ جو لوگ اس وقت موجود ہیں سو سال کے بعد ان میں سے کوئی بھی موجود نہیں ہوگا، حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سنا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابو مسعود عقبہ بن عمرو سے جو کچھ کہا اور عبدالعزیز بن مروان نے سفیان بن وہب خولانی سے جو کچھ کہا اس پر واضح دلیل درج ذیل حدیث ہے۔

8522 - مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ الْجُرَشِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ، قَالَ: ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيهِ، ثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ، اَوْ نَحْوٍ مِنْ ذٰلِكَ: مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ الْيَوْمَ يَاْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ عَامٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ

قَدْ اَخْرَجَ مُسْلِمٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِي الصَّحِيْحِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8522 – رواه مسلم

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے وصال سے تقریباً ایک مہینہ پہلے فرما دیا تھا ''جو لوگ آج

زندہ ہیں سو سال کے بعد ان میں سے کوئی بھی موجود نہیں ہوگا''۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں اسی اسناد کے ہمراہ یہ حدیث نقل کی ہے

8523 - وحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِيهِ عَقِيلٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هٰذَا مَا سَأَلْتُ عَنْهُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ: يَسْأَلُونَ عَنِ السَّاعَةِ، وَإِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَأُقْسِمُ بِاللَّهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ يَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ

وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ الْمَفْهُومِ الْمَعْقُولِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ مَا عَلَى الْأَرْضِ ذٰلِكَ الْيَوْمَ مَوْلُودٌ قَدْ وُلِدَ، يَأْتِي عَلَيْهِ مِائَةُ عَامٍ مِنْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ الَّذِي خَاطَبَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْخِطَابِ، لَا أَنَّ مَنْ يُولَدُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْعَامِ لَا يَعِيشُ مِائَةَ سَنَةٍ، أَلَا تَرَى أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَغْلَظَ فِيهِ الْقَوْلَ لِأَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا بَلْ مِنْ كِبَارِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8523 – صحيح

✧✧ وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے وصال مبارک سے ایک مہینہ پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ''لوگ قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں، اس (کے وقوع کے معین وقت) کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کو ہے، میں اللہ کی قسم کھا کر یہ بتا سکتا ہوں کہ آج جتنے لوگ موجود ہیں، ایک سو سال کے بعد ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں ہوگا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا جن سے یہ بات سمجھ آتی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ تھا کہ اس دن تک جو لوگ پیدا ہو چکے تھے وہ ایک سو سال تک زندہ نہیں رہیں گے، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اس سلسلے میں حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابو مسعود انصاری کو بہت سخت باتیں کہیں، حالانکہ وہ صرف صحابی رسول ہی نہیں ہیں بلکہ کبار صحابہ میں سے ہیں۔ رضی اللہ عنہم

8524 - وَأَخْبَرَنَا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا أَيْضًا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَيُّوبَ، ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا جُنَادَةُ بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ الْقَاسِمِيُّ الْحِمْصِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُسْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: زَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلَنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: وَكُنْتُ أَخْتَلِفُ بَيْنَ أَبِي وَأُمِّي فَهَيَّأْنَا لَهُ طَعَامًا، فَأَكَلَ وَدَعَا لَنَا بِدُعَاءٍ لَا أَحْفَظُهُ، ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي، فَقَالَ: يَعِيشُ هٰذَا الْغُلَامُ قَرْنًا، قَالَ: فَعَاشَ مِائَةَ سَنَةٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8524 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص